بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجیل مقدس اور بشارت سرورِ انبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور ہونے کا ثبوت

پیارے اسلامی بھائیوں :اللہ عزوجل قران پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین (سورۃ مائدہ پارہ ٦)

ترجمہ: بے شک تمہاری پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب ۔

اب تفسیر جلالین میں اس کی تفسیر ملاحظہ فرمایئے۔ھو نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی مذکورہ بالا آیت میں جو نور آیا ہے اس سے مراد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذاتِ مبارکہ ہے)

تفسیر صاوی (جو کہ جلالین شریف پر حاشیہ ہے)میں دیکھئے جس کا ترجمہ یوں ہے ۔رب نے اس آیت میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نور اس لئے فرمایا کہ حضور بصارتوں کو نورانی کرتے ہیں ۔اور کامیابی طرف ہدایت دیتے ہیں اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر حسّی معنوی نور کی اصل ہیں۔

اس کے علاوہ تفسیر خازن تفسیر بیضاوی ،تفسیرِ مدارک تفسیر ابن عباس تنویر المقیاس ،تفسیرِ روح البیان شریف، وغیرہ میں بھی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کی ذاتِ بارکت مراد ہیں۔مزید تفصیل و مدلل ودلائل کے لئے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کا رسالہ النور ملاحظہ کیجئے (یہ جاء الحق کے بھی کچھ ایڈیشن میں آتا ہے)

اب آیئے انجیل شریف میں دیکھتے ہیں۔

پس جبکہ آدم اپنے پیروں پر کھڑا ہوا اس نے آسمان میں ایک تحریر سورج کی طرح چمکتی دیکھی جس کی عبارت تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تب آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا میں تیرا شکر کرتا ہوں۔اے میرے پروردگار اللہ کیونکہ تو نے مہربانی کی مجھ کو پیدا کیا لیکن میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو مجھے خبر دے ان کلمات کے معنی کیا ہیں (محمد رسو اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)) تب اللہ (عزوجل) نے جواب دیا مرحبا ہے تجھ کو میرے بندے آدم اور تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا اور یہ شخص کو تو نے

کہ اس کے لئے میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے وہ رسول کہ جب آئے گا دنیا کو ایک روشنی بخشے گا یہ وہ نبی ہے کہ جس کی روح ایک آسمانی روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں

(صفحہ نمبر ٦٠ فصل ٣٩)

انگوٹھے چومنا۔

پس آدم نے بمنت یہ کہا اے پروردگار یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن پر عطا فرما۔تب اللہ نے پہلے انسان کو یہ تحریر دونوں انگوٹھوں پر عطا کی ،داہنے ہاتھ کے ناخن پر یہ عبارت (لا الہ الا اللہ) اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر (محمد رسول اللہ) تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں آنکھوں سے ملا اور کہا مبارک ہے وہ دن جس میں کہ تو دنیا کی طرف آئے۔

(فصل ٣٩ ،٦٠۔آیت ١٤ تا ٢٨)

انگوٹھے چومنے سے ہو سکے کسی کہ دل میں یہ شبہہ ہو کہ آدم علیہ السلام نے تو نقوش پر چوما اور ہم تو نامِ محمد سن کر بھی چومتے ہیں۔تو ایک بات وضاحت کر دی جاتی ہے کہ انبیاء کرام و عظیم ہستیوں کے افعال پر علت وسبب کو نہیں دیکھا جاتا دیکھ لیجئے ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو کنکری ماری کیوں کہ ورغلانے اور اسمعیل علیہ السلام کی قربانی سے روکنے کی کوششیں کی ۔لیکن ہمیں تو وہاں نہ شیطان نظر آتا ہے نہ ہمیں وہاں باز رکھتا ہے کسی کام سے۔اسی طرح اور بھی مثالیں لی جا سکتی ہیں مزید تفصیل کے لئے "انبیاء سابقین بشارات سید المرسلین" کا مطالعہ کریں ۔